بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ **الفضل** ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۴ تبلیغ ۱۳۴۳ ہش ۔ ۱۹ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ ۔ ۴ فروری ۱۹۶۴ء	نمبر ۳۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۳ ر فروری بوقت ۹ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے، کہ رات خدا تعالےٰ کے فضل سے نیند آگئی ۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے ۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ اٰمین اللّٰھم اٰمین

چوہدری محمد نقی صاحب بیرسٹر کیلئے دعا کی تحریک

منٹگمری یکم فروری ۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع منٹگمری بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم چوہدری محمد نقی صاحب بیرسٹر دوبارہ شدید طور پر بیمار ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے بہت تشویش ہے ۔

احبابِ جماعت رمضان کے بابرکت ایام میں خاص توجہ درد اور التزام کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و رحم سے مکرم چوہدری محمد نقی صاحب کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ انہیں عمر دراز بخشے ۔ اٰمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بیعت کر لینے کے بعد جہاں تک طاقت ہے صالح بننے کی پوری کوشش کرو

عورتوں کو نماز روزہ کی تاکید کرتے رہو اپنے ہمسایہ اور محلہ والوں کو بھی نیکی کی تلقین کرو

"بیعت کے معنی ہیں بیچ دینا جیسے ایک چیز بیچ دی جاتی ہے تو اس سے کوئی تعلق نہیں رہتا ۔ خریدار کا اختیار ہوتا ہے جو چاہے سو کرے ۔ تم لوگ جب اپنا بیل دوسرے کے پاس بیچ دیتے ہو تو کیا اسے کہہ سکتے ہو کہ اسے اس طرح استعمال کرنا؟ ہر گز نہیں ۔ اسے اختیار ہے جس طرح چاہے استعمال کرے ۔ اسی طرح جس سے تم بیعت کرتے ہو اگر اس کے احکام پر ٹھیک ٹھیک نہ چلو تو پھر کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے ۔ ہر ایک دوا یا غذا جب تک بقدر شربت نہ پی جاوے فائدہ نہیں ہوا کرتا ۔ اسی طرح اگر بیعت پورے معنوں میں نہ ہو تو وہ بیعت نہ ہوگی ۔ خدا تعالےٰ کسی کے دھوکا میں نہیں آسکتا اس کے ہاں نمبر اور درجے مقرر ہیں ۔ اس نمبر اور درجہ تک توبہ ہوگی تو وہ قبول کرے گا ۔ جہاں تک طاقت ہے، وہاں تک کوشش کرو ۔ پورے صالح بنو ۔ عورتوں کو نصیحت کرو ۔ نماز روزہ کی تاکید کرو . . . . اپنے ہمسایہ اور محلہ والوں کو بھی نیکی کی تاکید کرو ۔ غافل نہ ہو ۔ اگر علم نہ ہو تو واقف سے پوچھو کہ خدا تعالےٰ کیا چاہتا ہے ۔"

(الحکم ۱۰ ر اپریل ۱۹۰۳ء)

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

لاہور ۳ ر فروری بوقت ۶ بجے صبح بذریعہ فون

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ :-

"کل دن کے وقت کسی قدر گھبراہٹ کی شکایت رہی شام کو طبیعت بحال ہوگئی اور رات کو بھی آرام سے نیند آئی ۔ آج صبح بیدار ہونے کے بعد طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ مجموعی لحاظ سے عام حالت بھی بفضلہٖ تعالےٰ بہتر چلی آرہی ہے ۔ الحمد للہ"

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ اٰمین اللّٰھم اٰمین

ضروری اعلان

— محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید —

تاریخِ احمدیت کی پانچویں جلد زیر تیاری ہے جو خلافتِ ثانیہ کے ۱۹۳۹ء تک کے واقعات پر مشتمل ہوگی ۔ ایسے احباب جنہوں نے بیرون ہندوپاکستان بطور مبلغ سلسلہ کام کیا ہو وہ اپنی کارکردگی / مشنز جہاں کام کیا ہو اور عرصہ کارکردگی کے کوائف سے متعلق دفتر تبشیر کو فروری کے آخر تک اطلاع بھجوا دیں ۔ الٰہی نصرت اور تائید کے جو نشانات دیکھے ہوں اور جو اہم کام ان کے ذریعہ ہوا اسے مختصر طور پر تحریر فرمایا جائے ۔

مرزا مبارک احمد وکیل التبشیر تحریک جدید

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۴ر فروری ۶۴ء

عُلمائے کرام کا اتحاد

مولوی عزیز زبیدی صاحب کا ایک مقالہ ہفت روزہ ایشیا ۲۹/۱/۶۴ کے صفحہ ۲-۳ پر زیر عنوان "علمائے کرام کا اتحاد" شائع ہوا ہے بظاہر یہ مقالہ اہل علم حضرات کے باہمی اتحاد پیدا کرنے کے لئے لکھا گیا ہے لیکن اس کے بغور مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مقالہ دراصل پاکستان میں مختلف خیال کے مسلمانوں کو دو ہی نہیں بلکہ کئی ٹکڑیوں میں تقسیم کرنے کی غرض سے رقم ہوا ہے۔

یہ دراصل اپیل ہے صرف اہل سنت علماء کو کہ حضرات متحد ہو جاؤ۔ مغرب زدوں کے خلاف شیعوں کے خلاف۔ منکرین حدیث کے خلاف اور سب سے زیادہ جماعتِ احمدیہ کے خلاف نہ صرف یہیں پاکستان میں بلکہ باہر نکل کر جماعت احمدیہ کے کام کو بھی درہم برہم کردو۔ چنانچہ مقالہ نگار فرماتے ہیں:۔

"اسلام کے مستقبل کا انحصار علماء کی منظم تبلیغی مساعی پر ہے خاص کر بیرونی ممالک میں تبلیغ کے لئے جن وسائل اور ذرائع کی ضرورت ہے وہ تمام علماء کی یکجہتی کے بغیر ہاتھ نہیں آسکتے۔ بعض ممالک میں اسلام کے نام پر احمدیوں نے تبلیغ کا جو جال پھیلا رکھا ہے وہ امتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الف الف صلوٰۃ وسلام کی فوری توجہ کا متقاضی ہے۔

بیرون ملک دنیا کے بے خبر ممالک میں اپنی مخصوص اغراض کی تکمیل کیلئے محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم، قرآن پاک اور اسلام کا نام استعمال کرنا، پاک ناموں کا ایک بے جا استعمال ہے کہ اس فریب کا پردہ چاک کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ یہ کام بھی اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ علماء ایک متحدہ محاذ بنائیں اور اسلام اور داعی اسلام کے پیغام کا منظم دفاع اور تبلیغ کریں۔ اس کے علاوہ دین اسلام کے مقابلے میں لادینی کی جو تحریکیں چل نکلی ہیں ان کا انتساب کیا جائے اور ان کے مقابلے میں اسلام کی برتری اور حقانیت ثابت کی جائے۔ اگر ہم گھر میں ہی ایک دوسرے کی تغلیط پر کمربستہ رہے تو پھر قادیانیت اور اس نوع کی دوسری تحریکوں اور انکار سنت کے فتنوں کا احتیصال کیسے ہوگا؟" (ایشیا ۲۹/۱/۶۴ صفحہ ۳)

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ اگر بالفرض محال اہلسنت کہلانے والے اہل علم حضرات اس طرح منظم ہو بھی جائیں تو اس سے پاکستان کی یکجہتی کو کس طرح فائدہ کی بجائے سراسر نقصان نہیں ہوگا۔ پاکستان ایک ملک ہے جس میں مختلف فرقوں کے مسلمان آباد ہیں اور یہ ملک سب فرقوں کی کوشش سے معرض وجود میں آیا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ بعض بڑے بڑے اہلِ سنت اہلِ علم حضرات کی سخت مخالفت کے مقابلہ میں زیادہ تر ان لوگوں کی سعی کا نتیجہ ہے جن کو آج یہ مولوی صاحب اور ان کے ہمخیال مغرب زدہ کہہ کر مسترد کر دانے کی تلقین فرما رہے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ قائد اعظم جن کی ان تھک کوششوں سے پاکستان حاصل ہوا ہے اہلِ سنت کے کس مکتب خیال سے تعلق رکھتے تھے؟ کیا انہوں نے یہ سب کچھ ان اہلِ علم حضرات کے ایک کثیر گروہ کے علی الرغم کامیابی نہیں حاصل کی تھی؟ کیا اس ملک کے بنانے میں ان لوگوں کا زیادہ سے زیادہ ہاتھ نہیں جن کو علی گڑھ کی پود کہہ کر آپ لوگ نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ تحریکِ پاکستان کے کون لیڈر تھے؟ پیش رو کون تھے؟ اور وہ جو اس کی راہ میں ہر طرح کے روڑے اٹکانا ہی اس وقت اپنا سب سے بڑا دینی فرض سمجھتے تھے وہ کیا کر رہے تھے؟

پھر یہ بھی درست ہے کہ ان تعلیمیافتہ مسلمانوں نے وہ صدیوں کی پرانی منطق مکتبوں میں نہیں پڑھی ہے جس کی آج دھجیاں بکھر گئی ہیں مگر آپ کو یہ حق کس طرح ہے کہ آپ ان کو مغرب زدہ قرار دے کر اسلام سے ہی باہر کئے دیتے ہیں کیونکہ وہ آپ کے ساتھ آنکھوں پر تعصّب کی پٹیاں باندھ کر نہیں چل سکتے۔ آپ کو یہ اختیار کس نے دیا ہے کہ سر سید، اقبال، محمد علی، شوکت علی، قائد اعظم، لیاقت علی، خواجہ ناظم الدین اور دیگر تحریک پاکستان کے اکابر لیڈروں کی اس طرح کھلی کھلی توہین کریں اور بغیر کسی محنت مشقت کے آپ پاکستان کے واحد بلا شرکت غیرے مالک بن جائیں۔

عرصۂ محشر ہے یہ تو عرصۂ محشر میں ہے
پیش کر غافل عمل کوئی اگر دفتر میں ہے

آپ تہذیب نو کے منی لعنت ہیں؟ مگر یہ تو بتائیے آپ نے اس کے مقابلہ میں کون سے تیر مارے ہیں سر سید سے ہم کو ہزاروں اختلافات ہیں ہم جانتے ہیں کہ انہوں نے بعض دینی مسائل میں سخت ٹھوکریں کھائی ہیں لیکن کیا وہ پہلا شخص نہیں ہے جس نے سیاسی رنگ میں دو قومی نظریہ کا اصول مسلمانان ہند کے سامنے رکھا تھا۔ کیا سید امیر علی نے اسلامی قانون اور تاریخ پر معرکۃ الآراء کتابیں لکھ کر مغرب کی آنکھیں نہیں کھول دی تھیں اسی طرح کیا اقبال نے اپنے اسلامی فکر سے وہ شاعری نہیں پیدا کی جو آج پاکستان کے بچہ بچہ کی زبان پر ہے۔ مغربی فلسفہ میں جس نے تہلکہ مچا رکھا ہے اسی طرح ہزاروں مغرب زدہ ہیں جنہوں نے اسلام کا نام ساری دنیا میں روشن کیا۔ ان کے مقابلہ میں آپ بتائیے آپ نے کیا کیا ہے کہ آج پاکستان کے اقتدار کو اپنی وراثت سمجھ رہے ہیں۔ خدا جانتا ہے کہ ہمارے دل میں اہلِ علم حضرات کا بڑا احترام ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ سیاست میں نہ آئیں۔ ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ اسلام سے سیاست کا کوئی تعلق نہیں۔ سیاست بھی انسانی زندگی کا شعبہ ہے اور اسلام اس شعبہ کے لئے بھی عظیم الشان اصول دیتا ہے مگر جو لوگ اسلام کو سیاست کا حاشیہ بردار بنانے کی دھن میں ہیں ہم ان کی تائید نہیں کر سکتے۔

پھر سوال ہے کہ آخر ان احمدیوں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے؟ کیا یہی کہ جو کام آپ کے کرنے کا تھا آپ نہیں کر رہے اور وہ کر رہے ہیں۔ آپ کے نزدیک احمدیت ایک بہت بڑا فتنہ ہے۔ سر سید کے متعلق کسی نے کہا کہ ہے تو وہ کرسٹان مگر مسلمانوں کی بہبودی اسی سے وابستہ ہے۔ سر سید نے سنا تو کہا کہ چلو اگر یہ بات ہے تو ایسی کرسٹانی کے خطاب پر ہزار مسلمان قربان۔ آپ کی نظر میں چلو احمدیت ایک فتنہ ہی سہی مگر یہ کیا کہ جو کام وہ کر رہی ہے آپ اتحاد کر کے اس کو بھی مٹا دینا چاہتے ہیں۔

(باقی ص۷ پر)

چیخ اٹھے کوہ بھی صحرا بھی نخلستان بھی

لوٹ کی ہیں آندھیاں بھی نوح کے طوفان بھی
سینکڑوں قارون بھی فرعون بھی ہامان بھی
آگ بھی مٹی بھی پانی بھی ہوا بھی مضطرب
چیخ اٹھے کوہ بھی صحرا بھی نخلستان بھی
مچھلیاں سہمی ہوئی ہیں اور پرندے دم بخود
آلۂ دجالیت حیوان بھی انسان بھی
ہر طرف ہے میکیاویلی سیاست کامیاب
بے اثر تورات بھی انجیل بھی قرآن بھی
اک طرف امریکہ و برطانیہ کا ہے بلاک
حاشیہ بردار بھارت بھی ہے اور جاپان بھی
دوسری جانب مقابل میں ہے رشیا کا بلاک
ساتھ ہیں یکرین بھی پولینڈ بھی بلقان بھی
ہیں یہ دو چکّی کے پاٹ جو چل رہی ہے تیز تیز
پس رہی ہے ساری دنیا جسم بھی اور جان بھی

یہ قیامت دیکھتے ہیں آپ جن آنکھوں سے آج
کل انہی آنکھوں سے دیکھو گے خدا کی شان بھی
نُوح کی کشتی میں جو چڑھ آئے گا بچ جائے گا
نُوح کا ہے ہاتھ بھی۔ اللہ ہے کشتیبان بھی

تنویر

تبرکات

ہزار مہینوں کی ایک رات

مغرب سے لے کر فجر تک سلام ورحمت کا نزول

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہ

قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہ نے ۵۸ء کے رمضان المبارک میں مندرجہ بالا موضوع پر جو قیمتی مضمون رقم فرمایا تھا وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

چند دنوں میں رمضان مبارک کا آخری عشرہ شروع ہونے والا ہے۔ اسی عشرہ میں وہ مبارک رات آتی ہے جس کے متعلق قرآن مجید فرماتا ہے کہ:

انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر
وما ادراك ما لیلۃ القدر
لیلۃ القدر خیر من الف
شھر۔ تنزل الملائكۃ
والروح فیھا باذن
ربھم من كل امر
سلام ھی حتی مطلع
الفجر

یعنی ہم نے قرآنی شریعت کو ایک عظیم الشان رات کے زمانہ میں اتارا ہے اور اے مخاطب! تو کیا جانے کہ یہ رات کتنی برکات اور کتنے فضائل کی حامل ہے۔ یہ رات تو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس میں خدا کے فرشتے خدا کے اذن سے اس کے پاک کلام کے ساتھ ہر ضروری امر لے کر زمین پر اترتے ہیں اور پھر غروب آفتاب سے لیکر طلوع فجر تک سلام ورحمت کا مسلسل نزول ہوتا رہتا ہے۔

ان لطیف آیات کے ایک معنے تو یہ ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل کا زمانہ تو گویا روحانی لحاظ سے ایک تاریک ترین رات کے مشابہ تھا جبکہ ظھر الفساد فی البر والبحر کے مطابق ہر آسمانی روشنی دھیم پڑتے پڑتے بالآخر بجھ چکی تھی اور چاروں طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا حتی کہ وہ وقت آیا کہ آپ کے بے مثل روحانی سورج نے افق مشرق سے طلوع ہو کر اس رات کی تاریکی کو دن کی روشنی میں بدل دیا۔ اور پھر خدا نے اسلام نے قیامت تک کے لئے یہ مقدر کیا کہ ہزار مہینے کے بعد (جو کچھ اوپر تراسی سال کا زمانہ بنتا ہے) ایک مجدد مبعوث ہو کر گذرے ہوئے زمانہ کی کدورتوں کو دھو کر دین کو از سر نو پاک وصاف کر دیا کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت بھی اسی لیلۃ القدر میں ہوئی تھی۔

لیکن ان آیات کے ایک ظاہری معنی بھی ہیں جو معروف لیلۃ القدر سے تعلق رکھتے ہیں۔ جس کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

تحروا لیلۃ القدر
فی الوتر من العشر
الاواخر من رمضان

یعنی اے مسلمانو! رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے کسی رات میں لیلۃ القدر کو تلاش کر کے اس کی برکات سے فائدہ اٹھایا کرو۔"

ایک دوسری حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ:-

من كان متحریھا فلیتحرھا
فی السبع الاواخر

یعنی جس شخص کو لیلۃ القدر کی برکات کی تمنا ہو اسے چاہیئے کہ اسے رمضان کی آخری راتوں میں تلاش کرے۔

ایک اور تیسری حدیث میں آپ فرماتے ہیں کہ:-

التمسوھا فی التاسعۃ
والسابعۃ والخامسۃ

یعنی لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں انتیسویں، ستائیسویں اور پچیسویں رات میں تلاش کرو۔

ان احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ گو خدا تعالےٰ کی ازلی حکمت نے (اور اس حکمت کا مقصد ظاہر ہے کہ مسلمان کم از کم چند راتیں تو تلاش میں گذاریں اور کسی ایک رات پر تکیہ نہ کر بیٹھیں) لیلۃ القدر کو تو معین صورت میں ظاہر نہیں فرمایا۔ لیکن یہ بات ضرور معین فرما دی ہے کہ یہ رات رمضان کے آخری عشرہ کی وتر راتوں میں سے کوئی نہ کوئی رات ہوتی ہے۔ وتر یعنی طاق رات کی یہ خصوصیت ہے کہ اللہ وتر و یحب الوتر کے اصول کے مطابق ہمارا خدا وتر ہے۔ اور وہ وتر کو پسند کرتا ہے۔ اور آخری عشرہ کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ رمضان کے دو ابتدائی عشرے مخصوص عبادت اور ذکر الٰہی میں گذارنے کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں ایک خاص روحانی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ جو دعاؤں کی قبولیت کے ساتھ انتہاء درجہ کی مناسبت رکھتی ہے۔ اسی لئے حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے کہ:-

اذا دخل العشر
شد مئزرہ واحیا
لیلہ وایقظ اھلہ

یعنی جب آخری عشرہ آتا تو آپ کمر کس لیتے تھے (جس شخص کی کمر کبھی ڈھیلی نہ ہوئی ہو اس کے متعلق کمر کے کسنے کی شان کا خود قیاس کر لو) اور اپنی رات کو جو ویسے بھی ہمیشہ زندہ رہتی تھی اپنی مخصوص عبادت کے ذریعہ غیر معمولی زندگی سے معمور کر دیتے تھے اور اپنے اہل کو بھی رات کی خاص عبادت کے لئے جگاتے تھے۔

پس اب جبکہ رمضان کا آخری عشرہ قریب آرہا ہے۔ جو گویا رمضان کی کوہان یعنی اس کی بلند ترین چوٹی ہے (اور یہی اعتکاف کے دن بھی ہیں) میں دوستوں کی خدمت میں ایک بار پھر یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس عشرہ کے لئے اپنی کمریں کس لیں اور اپنی مردہ راتوں کو زندہ کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ اور اپنے اپنے گھروں میں اپنے اہل وعیال کو بھی نوافل اور ذکر الٰہی اور دعاؤں کے واسطے جگائیں تاکہ سارا گھر رمضان کی برکت سے معمور ہو جائے اور غروب آفتاب سے لے کر طلوع فجر تک خدائی سلام ورحمت کا نزول ہو کر ان کے دلوں کو منور کر دے۔ یہ ہرگز نہیں سمجھنا چاہیئے کہ جسمانی بارش کی طرح آسمان سے اترنے والی روحانی بارش بھی ہر زمین کو یکساں سیراب کرتی ہے کیونکہ بعض باتوں میں مشابہت رکھنے کے باوجود دونوں بارشوں میں یہ اصولی فرق ہے کہ جہاں زمینی بارش ہر اچھی اور بری زمین پر یکساں نازل ہوتی ہے۔ وہاں آسمانی بارش کا نزول صرف نیک دلوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ اور غافل اور گندے اور بد فطرت انسان کو اس کا کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ اور ایک رات تو در کنار ہزار لیلۃ القدر کا ظہور بھی انہیں بدستور تاریکیوں میں مبتلا چھوڑ کر آگے گذر جاتا ہے جیسا کہ قرآن مجید خود فرماتا ہے کہ "والذی خبث لا یخرج الا نکدا"۔ یعنی جس شخص کے دل کی زمین گندی ہو گئی ہے۔ وہ روحانی بارش کے باوجود گندی فصل اگانے کے سوا کوئی فائدہ نہیں دیتی۔ پس ضروری ہے کہ خدا سے ڈرتے ہوئے اپنے دلوں میں تقوے کرتے ہوئے نیک نیت کے ساتھ اس عشرہ میں قدم رکھو۔

یہ سوال کہ لیلۃ القدر کی ظاہری علامت کیا ہے ایک مشکل ہے کیونکہ حق یہ ہے کہ لیلۃ القدر کی کوئی ایسی ظاہری علامت نہیں ہے جسے قطعی قرار دیا جا سکے۔ بعض حدیثوں میں اشارہ پایا جاتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک لیلۃ القدر کے دوران میں بادل آکر کچھ ترشح ہوا تھا لیکن یہ علامت مستقل اور دائمی نہیں ہے بلکہ غالباً اس سال کے ساتھ مخصوص تھی۔ مگر بعید نہیں کہ کسی اور سال میں بھی اس قسم کی ظاہری علامت پیدا ہو جائے۔ کیونکہ خدا کے مادی اور روحانی نظاموں میں ایک قسم کی مشابہت پائی جاتی ہے۔ لیکن لیلۃ القدر کی اصل علامت قلب مومن کے روحانی احساس سے تعلق رکھتی ہے جسے لفظوں میں بیان کرنا مشکل ہے۔ ہم صرف اس قدر کہہ سکتے ہیں کہ جب لیلۃ القدر کا ظہور ہوتا ہے۔ تو دعا کرنے والا مومن ایک طرف تو آسمان سے انتشار روحانیت کا خاص نزول محسوس کرتا ہے۔ جو نہ صرف اس کے دل و دماغ کو منور کر دیتا ہے۔ بلکہ اس کا ماحول بھی آسمانی نور سے جگمگا اٹھتا ہے اور دوسری طرف اس کی دعا اور مناجات میں ایک خاص رنگ کی کیفیت اور پاکیزگی اور بلندی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ ایسا محسوس کرتا ہے کہ گویا اس کی دعا کو غیر معمولی پر لگ گئے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں وہ آسمان کی طرف اڑ کر پہنچ رہی ہے۔ اور بعض اوقات بعض کشفی نظارے بھی نظر آتے ہیں۔ اور دل پکار اٹھتا ہے۔ کہ یہ ایک خاص گھڑی ہے۔ یعنی بقول شخصے

کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست

لیلۃ القدر کے تعلق میں آخری سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کو لیلۃ القدر میسر آجائے تو وہ کیا دعا مانگے۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس تعلق میں ہماری جماعت کے بعض علماء بھی غلطی خوردہ۔ کیونکہ

وہ ایک حدیث کا غلط مفہوم سمجھنے کی وجہ سے لیلۃ القدر کی دعاؤں کو ایک نہایت تنگ دائرہ کے اندر محدود کر دیتے ہیں حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر میں لیلۃ القدر کو پاؤں تو کیا دعا کروں آپ نے فرمایا کہ یہ دعا کرو کہ:۔

اللھم انك عفو
تحب العفو فاعف عنی

یعنی اے میرے خدا تو بڑا ہی معاف کرنے والا آقا ہے اور اپنے بندوں کو معاف کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے پس میرے گناہ بھی معاف فرما۔"

اس حدیث سے بعض لوگوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ گویا رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ القدر کے لئے صرف اسی دعا پر حصر فرمایا ہے جو اس حدیث میں بیان کی گئی ہے حالانکہ یہ دعا بہت عمدہ دعا ہے اور عفو کا مقام عام مغفرت سے یقیناً زیادہ بلند ہے کیونکہ جہاں مغفرت کے معنے صرف بخشنے اور پردہ پوشی کے ہوتے ہیں وہاں عفو کے معنے گناہوں کو مٹا دینے اور کالعدم کر دینے اور دعا کر دینے اور دعا کرنے والے کو ان کے بداثرات سے کلی طور پر محفوظ کر دینے کے ہیں اور یقیناً مؤخر الذکر مفہوم مقدم الذکر مفہوم سے زیادہ ارفع اور زیادہ اکمل ہے لیکن بہرحال یہ دعا ایک منفی قسم کی انفرادی دعا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ سمجھنا کہ آپ نے لیلۃ القدر جیسی عظیم الشان گھڑی کے متعلق اس قسم کی محدود دائرہ منفی اور انفرادی دعا پر حصر کیا ہوگا کسی طرح درست نہیں دراصل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق تھا کہ بعض اوقات مخاطب کے وقتی حالات کے مطابق ایک وقتی ہدایت فرما دیتے تھے لیکن آپ کا یہ منشاء ہرگز نہیں ہوتا تھا کہ ہر شخص ہر حال میں صرف اسی ہدایت کا پابند رہے اور اس سے آگے قدم نہ اٹھائے۔ خوب سوچو کہ دینے والی خدا جیسی دیالو ہستی جس کے انعام واکرام اور فضل ورحمت اور جود وسخا کی کوئی حد نہیں اور گھڑی لیلۃ القدر جیسی عظیم الشان جسے خدا نے ۸۳ سال (یعنی عام حالات میں لمبی سے لمبی انسانی عمر) سے بھی بہتر اور مجسم سلامتی قرار دیا ہے اور پھر دعا صرف یہ کہ میرے ذاتی گناہ معاف ہو جائیں اور بس!! یہ نظریہ تو خدا کے شایان شان ہے اور نہ رسول کے مقام تلقین وتعلیم سے کوئی مناسبت رکھتا ہے اور نہ ہی لیلۃ القدر جیسی مبارک گھڑی کے ساتھ اس کا کوئی واسطہ ہو رہا ہے

پس ہمارے جن خوش قسمت دوستوں کو لیلۃ القدر میسر آئے انھیں چاہیئے کہ بے شک یہ دعا بھی مانگیں جس کا اوپر کی حدیث میں ذکر ہے کیونکہ یہ ہمارے مقدس آقا کا کلام ہے اور برکتوں سے معمور لیکن اپنی دعاؤں کو اس حد تک ہرگز محدود نہ رکھیں بلکہ ہر قسم کی جماعتی اور قومی اور خاندانی اور انفرادی اور پھر منفی ومثبت دعاؤں سے اپنے دامن کو بھر لیں کہ بے شک ان کا دامن پھٹنے کے قریب پہنچ جائے مگر دعا کا دامن تنگ نہ ہونے پائے۔ یہ درست ہے کہ بعض طبیعتیں ایسی ہوتی ہیں کہ اگر وہ ایک ہی وقت میں بہت سی دعائیں کریں تو انتشار کی صورت پیدا ہو کر توجہ کا مرکز اکھڑ جاتا ہے لیکن کم از کم یہ تو ہو کہ جماعتی اور قومی دعاؤں کو نہ بھولا جائے یعنی اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے خاص دعائیں کی جائیں رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم پر کثرت کے ساتھ درود بھیجا جائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاک مقاصد کی کامیابی کے لئے دعا کی جائے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور درازی عمر کے واسطے دردمندانہ دعا مانگی جائے صحابہ کرام کی طول عمری اور ان کے پاک نمونہ سے متمتع ہونے کے لئے خدا کے سامنے دامن پھیلایا جائے جماعت کے مبلغین اور مرکزی کارکنوں کے لئے دعا کی جائے کہ اللہ تعالےٰ انھیں اپنی رضا کے مطابق مقبول خدمت کی توفیق دے اور انھیں جماعت کے لئے فتنہ کا باعث نہ بنائے قادیان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھا جائے اور پھر اپنے عزیزوں اور دوستوں اور ہمسایوں کے لئے بھی دینی اور دنیوی دعا مانگی جائے جب خدائی رحمت کی کوئی حد بست نہیں تو ہم اپنے دامن کو کیوں تنگ کریں؟ مگر بہرحال اس الٰہی ارشاد کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے جو دعا کی قبولیت کے لئے گویا ایک بنیادی پتھر ہے:۔

اجیب دعوۃ الداع اذا
دعان فلیستجیبوالی
والیؤمنوابی

یعنی میں دعا کرنے والے کی دعا کو ضرور سنتا ہوں مگر شرط یہ ہے کہ میرے بندے بھی میرا حکم مانیں اور مجھ پر سچا ایمان لائیں"

خدا کرے کہ ہم اس معیار پر پورے اتریں اور خدا کرے کہ ہمارے دلوں میں دعا کے وقت وہ کیفیت پیدا ہو جو خدا کی رحمت کو کھینچا کرتی ہے اور رمضان کا اختتام ہمیں ایک بدلی ہوئی قوم پائے جو خدا کی سچی پرستار اور اس کے رسول کی سچی عاشق اور اس کے مسیح کی سچی خادم ہو۔

آمین یا ارحم الراحمین۔ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

درخواست دعا

میرے بھائی رائے عبد الحفیظ خاں بھٹی بی اے فرسٹ ایر کے امتحان کی تیاری کر رہے ہیں اور چھوٹا بھائی ساتویں کلاس میں پڑھتا ہے۔

جملہ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے اللہ تعالےٰ ان دونوں کو امتحانات میں اعلےٰ کامیابی عطا کرے اور دین ودنیا میں ان کا حافظ وناصر ہو (زینب خاتون بھٹی کوٹ سلطان ضلع مظفرگڑھ)

اسکی سلسلہ میں محترمہ زینب صاحبہ نے کئی مستحق کے نام سالانہ مقرر کرنے الفضل کا چندہ بھجوایا ہے۔ جزاکم اللہ (مینیجر)

لیڈر

آپ پہلے تنظیم ہو کر تبلیغ اسلام کے لئے بیرونی ممالک میں نکلئے چشم مارو شن دل ما شاد مگر نکلئے تو سہی۔ جو سعید روحیں اسلام کی پیاسی ہیں وہ آپ کی راہ کب تک دیکھتی رہیں گی۔ کب تک آپ زبانی کہیں کہتے رہیں گے۔ ہم مولوی عزیز زبیری کو دعوت دیتے ہیں آئیے ہمارے خرچ پر پیکنگ میں اسلامی مشن کھولئے۔ اپنی طرز کا اسلام چین میں پھیلائیے۔ اس سے بڑا بتکدہ اور کون سا ہے کہ جس میں گھس کر فرزندان ابراہیم کو اپنا کارنامہ دکھانا چاہیئے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"عیسائیت کے استیلاء کی وجہ سے مذہب اور سیاست میں تفریق کا جو نعرہ بلند ہوا ہے اس کا جواب بھی علمائے کرام کے ذمہ ہے ورنہ دوئی کی اس تحریک سے اسلام کی جامعیت اپنے اور پرائے سب کی نگاہ میں مشتبہ ہو جائے گی بلکہ اس دوئی کے تصور سے دنیا کو اسلام کی شکست اور عیسائیت کی فتح مبین کا واہمہ بھی لاحق ہو جائے گا۔ کیونکہ مذہب اور سیاست کی دوئی اور تفریق عیسائیت کا ماضی اور نظریہ ہے۔ اسلام کا نہیں ہے۔ اسلام میں اقتدار کا سرچشمہ خدا کی ذات ہے اور حکومت وحی الٰہی کی پاسبان اور نافذ کرنے والی قوت نافذہ کا نام ہے۔ خود خدا نہیں ہے۔ اس لئے حضورؐ کے مبارک دور میں مساجد ہماری عبادت اور سیاست یعنی پوری اجتماعی زندگی کا مرکز رہی ہیں۔

ہمارے نزدیک عیسائی مشنریوں کے دائرہ کار میں صرف عوام ہی نہیں ارباب اقتدار بھی ہیں اور ان کا فتنہ صرف عوام کا ارتداد نہیں مذہب وسیاست کی دوئی کا نعرہ بھی ہے اس امر کا انکشاف علامہ اقبال نے بھی کیا ہے۔ ان حالات میں عیسائیت کی اس منظم اور ہمہ گیر سازش کا مقابلہ آپس کی سرپھٹول اور اندرونی منافرت اور کدورتوں کے ہوتے ہوئے ناممکن ہے۔ اگر علمائے کرام خود ہی دست وگریباں رہے تو اس صورتحال کا مداوا کیسے ہوگا؟" (ایضاً ص۳)

آپ کا شکوہ واقعی قابل تعریف ہے۔ کتنی پیاری زبان میں آپ نے عیسائیت اور اسلام کا موازنہ فرمایا ہے۔ ایسی نفیس باتیں اور اتنے لطیف اسلوب بیان ہیں! تاہم یہ بھی تو ملاحظہ فرمائیے کہ اسی چین میں جہاں آپ کو اسلام بلا رہا ہے عیسائیوں نے لاکھوں افراد کو یسوع مسیح کی الوہیت کا قائل بنا رکھا ہے سینکڑوں ہسپتال اور خدمت خلق کے ادارے قائم کئے ہوئے ہیں اور اشتراکیت ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی مگر مسلمانوں نے ابھی تک کیا کیا ہے وہ بھی مولوی صاحب کی زبان سے سن لیجئے:۔

(بقیہ صفحہ ۳)

"الغرض سائنسی ترقی اور حالات کی میکانکی قسم کی تبدیلیوں سے کچھ اسی قسم کے مسائل پیدا ہو گئے ہیں جن کا جواب علماء کی متحدہ کوششوں اور تبادلہ خیالات کے بغیر ممکن نہیں ہے چنانچہ ندوۃ العلماء کے ادارے نے بھی اسی ضرورت کے پیش نظر علماء کرام کا ایک بورڈ تشکیل دیا ہے تاکہ باہمی مشورہ سے ان کا کوئی حل پیش کیا جا سکے مسائل سفر، مسائل تولید، مسائل زر، مسائل غلا، مسائل سیاست۔ الغرض اتنے بے شمار نئے سوالات پیدا ہو گئے ہیں جو بالکل قدرتی معلوم ہوتے ہیں یا قدرتی کا واہمہ محسوس ہوتے ہیں وہ سبھی علماء کی اولین توجہ کے طالب ہیں اور علوم وفنون کی بہتات اور تنوع کے اس دور میں کسی ایک شخص یا کسی ایک مکتب کے لئے ان سے عہدہ برآ ہونا محال ہے اسلئے باہمی اعتماد اور تعاون کی فضا پیدا کی جانی چاہیئے ورنہ یہ دور علماء پر خندہ زن ہی رہے گا۔" (ایضاً ص)

یہ بھی لکھنؤ میں ہوا ہے کراچی یا لاہور میں نہیں۔ یہ کام واقعی بڑے اہم ہیں اور دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کاموں میں نہ صرف اہل لکھنؤ کو استقامت عطا کرے بلکہ یہاں کے اہل علم حضرات کو بھی کچھ عملی کام کرنے کی توفیق بخشے تاہم آخر میں ہم "اتحاد" کے ضمن میں ایک بات عرض کرنا چاہتے ہیں جو دراصل ہمارے اس مضمون پر قلم اٹھانے کا باعث بنی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم اہل علم حضرات سے درخواست کرتے ہیں کہ اگر وہ پاکستان میں اہل علم کا اتحاد چاہتے ہیں اور واقعی سمجھتے ہیں کہ قوم وملک کے لئے یہ ضروری ہے کہ ذرا ذرا سے اختلاف پر واویلا کرنا چھوڑ دیں۔ بڑے سے بڑے اختلافات کے لئے قوت برداشت پیدا کریں اور ہر ایک کو اپنے اپنے اعتقاد کے مطابق کام کرنے دیں اس میں اگر ایک رخنہ بھی روا رکھیں گے تو سارے ارادے آب ورغربال ہو کر رہ جائیں گے۔ بات یہ ہے کہ اگر آپ دن رات فتنوں کے مٹانے میں لگے رہیں گے تو اصل کام کے لئے فرصت کہاں سے نکالیں گے پھر آپ سیاست میں بے شک بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اسلام کسی کو اس سے منع نہیں کرتا لیکن خدارا اسلام کو سیاست کا حاشیہ بردار نہ بنائیے۔ اسلام ایک شجرہ طیبہ ہے جسکی جڑیں سیاست میں نہیں بلکہ روحانی زمین میں گڑی ہیں اور جس کی شاخیں آسمان تک پہنچتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ بے شک احکم الحاکمین ہے لیکن وہ سیاست باز پارٹیوں کے ذریعہ اپنی حکومت کا نفاذ نہیں کرتا۔ اسلام آخر میں غالب آئے گا اور ضرور غالب آئے گا۔ آپ اس ضمن میں بڑے بڑے اہم کام سرانجام دے سکتے مگر صرف ان طریقوں سے جن کی نشاندہی قرآن وسنت میں ملتی ہے۔

من نہ گویم کہ ایں کن و آں کن
مصلحت بین وکار آساں کن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ

عفو اور درگذر کے عدیم المثال نمونے

تقریر مکرم شیخ عبدالقادر صاحب بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء

(۴)

عکرمہ کے کارہائے نمایاں

حضرت عکرمہ کے ایمان اور اخلاص کے ضمن میں مورخین لکھتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق کے زمانہ خلافت میں آپ نے بے نظیر جانثاریاں دکھائیں اور جب ایک جنگ میں سخت گھمسان کا رن پڑا۔ اور لوگ اس طرح کٹ کٹ کر مر رہے تھے۔ جس طرح درانتی کے سامنے گھاس کرتا ہے۔ اس وقت عکرمہ چند ساتھیوں کو لیکر عین قلب لشکر میں جا گھسے۔ بعض لوگوں کے روکنے پر فرمایا:۔

"میں لات و عزیٰ کی خاطر
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم سے لڑا ہوں۔ آج خدا
تعالے کے رستے میں لڑتا ہوا
پیچھے کیوں رہوں"

لڑائی کے خاتمہ پر دیکھا گیا کہ ان کی لاش نیزہ تلوار سے چھلنی تھی۔

۲۔ ہبار

دوسرا شخص جس کے قتل کا حکم دیا گیا تھا وہ ہبار نامی تھا۔ یہ وہ شخص تھا جس نے اس اونٹ کا تنگ کاٹا تھا۔ جس پر سوار ہو کر حضرت زینب بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ جا رہی تھیں۔ تنگ کٹنے سے آپ نیچے جا پڑیں۔ اور حمل ضائع ہو گیا اور کچھ عرصہ کے بعد اس تکلیف اور صدمہ کی وجہ سے ان کی وفات واقعہ ہو گئی۔ اور جرائم بھی اس نے کافی کئے تھے۔ مگر یہ ایک خاص جرم تھا۔ جو یقیناً قابل سزا تھا۔ لیکن وہ بھی جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ اے اللہ کے نبی! میں عرب سے بھاگ کر ایران چلا گیا تھا۔ مگر پھر میں نے خیال کیا کہ اللہ تعالے نے اپنے نبی کے ذریعہ سے ہمارے مشرکانہ خیالات کو دور کیا ہے اور ہمیں روحانی ہلاکت سے بچایا ہے میں غیر لوگوں کے پاس جانے کی بجائے کیوں نہ اس کے پاس جاؤں۔ اور اپنے گناہوں کا اقرار کر کے معافی کی درخواست کروں۔ اس کی یہ باتیں سنکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"ہبار! جا خدا تعالے نے تمہارے دل میں اسلام کی محبت پیدا کر دی ہے تو میں تمہاری غلطیوں سے کیوں نہ درگذر کروں۔ جاؤ میں نے تمہیں معاف کیا۔ اسلام نے تمہارے سب پہلے قصور مٹا دیئے ہیں"

۳۔ وحشی

یہ ایک غلام تھا۔ اس نے جنگ احد میں چھپ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ پر ایک چھوٹے سے نیزے کے ساتھ وار کیا تھا جس کی ضرب ایسی کاری لگی تھی۔ کہ حضرت حمزہ لڑکھڑا کر گر پڑے اور اسی حالت میں جان دے دی حضرت حمزہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بے حد پیارے تھے۔ اور آپ کی شہادت کا حضور کو بے حد صدمہ تھا۔ چنانچہ جب غزوہ طائف کے بعد وحشی مسلمان ہو کر آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور جو رحم مجسم تھے۔ اسے صرف اتنا فرمایا کہ وحشی تم مسلمان تو ہو چکے ہو مگر تمہارے سامنے آنے سے مجھے میرا پیارا چچا یاد آ جاتا ہے۔ اسلئے تم میرے سامنے نہ آیا کرو۔

وحشی چونکہ سچے دل کے ساتھ مسلمان ہوا تھا۔ اسلئے اس نے مسلمان ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کیا تھا۔ جب تک اسی ہاتھ سے اسلام کے کسی بڑے دشمن کو قتل نہ کر لوں گا۔ چین سے نہیں بیٹھوں گا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں یمامہ کی جنگ میں اس نے مسیلمہ کذاب کو قتل کر کے اپنا یہ عہد پورا کر دیا۔

بخاری کتاب المغازی حالات احد

۴۔ ہندہ زوجہ ابوسفیان

وہ عورتیں جن کے قتل کا حکم دیا گیا تھا۔ ان میں ہندہ زوجہ ابوسفیان کا نام خاص طور پر مشہور ہے یہ جنگوں میں کفار کے ساتھ جایا کرتی تھی۔ اور لڑائی کے لئے اکسایا کرتی تھی اور ایسے ایسے وحشیانہ مظالم ڈھایا کرتی تھی۔ کہ الامان والحفیظ! ایک انسانیت سوز ظلم اس نے یہ بھی کیا تھا کہ جب وحشی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا کو چھپ کر شہید کیا تو اس ظالم نے اس کا جگر نکال کر چبایا تھا۔ اس لئے جب دیکھا کہ اسکے قتل کا حکم بھی صادر ہو چکا ہے تو وہ بھی خفیہ خفیہ عورتوں میں شامل ہو کر بیعت کرنے کے لئے بیٹھ گئی اور جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ کہو ہم شرک نہیں کریں گی۔ تو وہ فوراً بول اٹھی کہ یا رسول اللہ! کیا ہم اب بھی شرک کر سکتی ہیں؟ جب ہم نے یہ دیکھ لیا کہ ہمارے تین سو ساٹھ بت ہمیں کوئی فائدہ نہ پہنچا سکے۔ اور آپ کے ایک خدا نے آپ کو غلبہ عطا فرمایا۔ تو اب ہم کس طرح شرک کر سکتی ہیں؟

اس کی یہ بات سنکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسے فوراً پہچان گئے اور فرمایا۔ ہندہ ہے؟ ہندہ نے کہا۔ ہاں یا رسول اللہ! میں ہندہ ہی ہوں۔ مگر اب آپ مجھے قتل نہیں کر سکتے کیونکہ میں مسلمان ہو چکی ہوں۔ اس رحمت و شفقت کے مجسمہ نے فرمایا۔ ہاں یہ ٹھیک ہے۔ اسلام قبول کرنے کے نتیجہ میں انسان کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۵۔ ابن زبیر

اس شخص کے متعلق بھی تاریخ میں آتا ہے۔ کہ اس نے بھی مسلمانوں پر ایسے ایسے ظلم کئے تھے۔ کہ الامان والحفیظ! یہ چونکہ شاعر بھی تھا۔ اسلئے مسلمانوں کے خلاف اشعار کہہ کر بھی فتنہ و فساد کی آگ کو بھڑکایا کرتا تھا۔ اس شخص کے متعلق بھی یہ حکم تھا کہ جہاں کہیں بھی مل جائے اسے قتل کر دیا جائے۔ اس نے بھی پہلے عرب سے بھاگ جانے کا ارادہ کیا تھا اور غالباً چلا بھی گیا تھا۔ مگر بعض لوگوں نے اسے کہا۔ کہ ایسے رحیم و کریم انسان سے بھاگ کر تم کیوں جا رہے ہو۔ جاؤ جا کر معافی مانگ لو وہ تمہیں فوراً معاف کر دے گا۔ چنانچہ اس نے حضور کی مدح میں ایک قصیدہ لکھا۔ جو "بانت سعاد" کے نام سے مشہور ہے۔

غرضیکہ تاریخ سے مجھے کوئی ایسی شہادت نہیں ملی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں میں سے کسی کو بھی قتل کیا ہو۔ جن کے متعلق ان کے بے پناہ مظالم کی وجہ سے قتل کا حکم صادر فرمایا۔ اب میں چند ایسی مثالیں بیان کرتا ہوں جن کے متعلق ان کے مخالفہ جرائم کی بنا پر قتل کا حکم تو صادر نہیں ہو چکا تھا لیکن ان کے قصور بلاشبہ ایسے تھے۔ جن کی بناء پر دنیا کے عام قوانین کی رو سے ان کا قتل واجب تھا۔

عفو و درگذر کی حیرت انگیز مثال

۱۔ حاطب بن ابی بلتعہ

سب سے پہلے میں ایک شخص حاطب بن ابی بلتعہ کا ذکر کرتا ہوں۔ جن سے عین اس وقت جب کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے لئے تیاری فرما رہے تھے۔ اور اس تیاری کو حضور نے سخت مخفی رکھا ہوا تھا۔ کیونکہ آپ یہ چاہتے تھے کہ اہل مکہ کو علم ہی نہ ہونے پائے اور ہم ایک جرار لشکر کے ساتھ مکہ میں پہنچ جائیں۔ مگر اس نے اہل مکہ کو اطلاع دینے کے لئے ایک عورت کے ہاتھ ایک خط روانہ کیا ظاہر ہے کہ ایک اہم جنگی راز کی دشمن کو اطلاع دینا ایک سخت خطرناک جرم تھا اور اگر اہل مکہ کو اطلاع ہو جاتی تو وہ بہت حد تک اپنے دفاع کا انتظام کر سکتے تھے مگر عین وقت پر اللہ تعالے نے اپنے نبی کو اسکی اطلاع دے دی اور آپ نے حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت زبیر بن العوام کو حکم دیا کہ تم دونوں عازم مکہ ہو جاؤ۔ جب روضہ خاخ میں پہنچو گے تو وہاں تمہیں ایک عورت ملے گی۔ اس کے پاس ایک خط ہو گا۔ جو وہ اہل مکہ کے پاس لے جا رہی ہو گی۔ تم نے وہ خط بھی لانا ہے۔ اور اس عورت کو بھی واپس لانا ہے۔ چنانچہ ان دونوں بزرگوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کی تعمیل کی۔ جب وہ روضہ خاخ میں پہنچے تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے۔ کہ سچ مچ وہ عورت وہاں موجود تھی۔ جب انہوں نے اس سے اس خط کے متعلق دریافت کیا۔ تو اس نے صاف انکار کر دیا مگر چونکہ انہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر کامل یقین تھا۔ اس لئے انہوں نے اس عورت کی تلاشی لی۔ حیرت کی بات ہے کہ اس کے جوڑے سے وہ خط نکل آیا۔ اس پر وہ اسے گرفتار کر کے مدینہ لائے۔ اور دربار نبوی میں پیش کیا۔ اس نے بتایا کہ حاطب بن ابی بلتعہ نے مجھے یہ خط دیکر بھیجا تھا جب حاطب طلب کئے گئے تو انہوں نے صاف صاف اقرار کیا۔ کہ یا رسول اللہ یہ تو میں جانتا تھا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالے آپ کو ضرور غلبہ عطا فرمائے گا۔ لیکن مکہ میں چونکہ میرے عزیز و اقربا رہتے ہیں۔ اسلئے میں نے چاہا کہ اہل مکہ پر ایک احسان کر دوں تاکہ وہ ممنون میرے عزیز رشتہ داروں کو ضرر نہ پہنچائیں ظاہر ہے کہ یہ ایک بڑا خطرناک جرم تھا اور اسکی سزا قتل سے کم اور کوئی نہیں ہو سکتی تھی۔ کیونکہ اگر سچ مچ اہل مکہ کو کافی عرصہ قبل اطلاع ہو جاتی۔ تو وہ بھی جنگ کی تیاری کر لیتے اور اس صورت میں پتہ نہیں مسلمانوں کو کتنی جان اور مال کی قربانی دینا پڑتی۔

چنانچہ انہی وجوہات کی بناء پر حضرت عمرؓ کو بہت غصہ آیا اور انہوں نے چاہا کہ ان کی گردن اڑا دیں۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عمر! جانے بھی دو۔ حاطب اہل بدر میں سے بدری بھی تھے۔ جو کہتا ہے درست کہتا ہے۔ مگر یہ اس کی غلطی ہے جو قابل عفو ہے۔ اللہ اللہ! عفو اور درگذر کی کیسی عمدہ مثال ہے کہ کسی کی کیا مجال کہ اس کی کوئی مثال پیش کر سکتا (باقی)

قارئین خالد و تشحیذ الاذہان کیلئے

ضروری اعلان

بعض خریداران کو رسالہ خالد و تشحیذ الاذہان کے انتظامیہ کے سلسلہ میں کچھ عرصہ سے شکایات پیدا ہو رہی تھیں، جس کا تدارک کرنے کی حتی الامکان کوشش کی جا رہی ہے۔ امید ہے آئندہ سے اس قسم کی شکایات کا بہت حد تک تدارک ہو جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز

مگر اس سسٹم کو پوری طرح کامیاب بنانے کے لئے ضروری ہے کہ قارئین کرام بھی ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔ لہٰذا احباب سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ:

۱۔ رسالہ خالد اور تشحیذ الاذہان کی جملہ رقوم براہ راست مینیجر رسالہ کو بھجوائیں۔ تاکہ اندراج میں دیر نہ ہو۔ ناظمین اضلاع بھی اس امر کا خیال رکھیں۔

۲۔ رقوم اسی نام پر بھجوائیں جس نام پر رسالہ جاری ہو اور ساتھ خریداری نمبر ضرور لکھیں۔ اکثر دفعہ دیکھا گیا ہے کہ رسالہ بیٹے کے نام جاری ہوتا ہے۔ رقم باپ کی طرف سے موصول ہوتی ہے۔ مگر یہ ذکر نہیں ہوتا کہ یہ رقم میرے بیٹے کے کھاتہ میں جمع کی جائے۔

۳۔ خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیں یہ امر انتہائی ضروری ہے

۴۔ اگر کسی صاحب کو دو رسالے پہنچ رہے ہوں تو فوری طور پر خریداری نمبر لکھ کر مطلع کریں۔

۵۔ رسالہ نہ ملنے کی شکایت ہر مہینے کی پچیس تاریخ تک آ جانی چاہیے۔ عموماً رسالہ خالد کم تاریخ کو اور تشحیذ الاذہان ۱۵ تاریخ کو ڈاک کے سپرد کیا جاتا ہے۔

۶۔ ایسے احباب جنہوں نے خالد یا تشحیذ کا چندہ ادا کیا ہو مگر انہیں رسالے نہ مل رہے ہوں تو مینجر کو مکمل کوائف مع رسید نمبر سے فوراً مطلع کریں۔

۷۔ رسائل کے متعلق ہر قسم کی شکایت معین الفاظ میں لکھ کر بھجوایا کریں۔ مثلاً یہ لکھ دینا کہ دو تین ماہ سے رسالہ نہیں مل رہے کافی نہیں بلکہ خریداری نمبر نام رسالہ اور مہینوں کی وضاحت ضروری ہے۔

امید ہے کہ احباب آئندہ ان تمام امور کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی شکایات جلد ہم تک پہنچا دیا کریں گے۔

یہ دو رسائل کسی ایک فرد کی ملکیت نہیں بلکہ خدام الاطفال اور بزرگان کی مشترکہ ملکیت ہیں اس لئے تمام احمدی احباب سے پُر زور درخواست ہے کہ ان کی انتظامیہ کو بہتر بنانے اور اشاعت کو وسیع کرنے کے لئے اپنی تجاویز مینجر کو بھجوائیں۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ام الالسنہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خداوند کریم سے خبر پا کر یہ دعوے فرمایا تھا کہ عربی زبان تمام زبانوں کی ماں اور منبع ہے۔ حضور کا یہ دعوے علم لسانیات کے ماہرین کی رائے اور ان کے علم کے سراسر خلاف تھا۔ اب خدا تعالے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک خادم مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کو یہ توفیق بخشی کہ وہ علم لسانیات کے قواعد اور اصولوں کے مطابق حضور علیہ السلام کے اس دعوے کو ثابت فرما دیں۔ چنانچہ آپ نے اپنی مایۂ ناز تصنیف Arabic The Source of all Languages. میں نہایت خوبی اور ہنر کے ساتھ اس دعوے کے حق میں دلائل دئے ہیں۔ یہ کتاب حال ہی میں ادارہ ریویو نے شائع کی ہے۔

قیمت کتاب ۱۰ روپیہ صرف علاوہ محصول ڈاک

مینیجنگ ایڈیٹر۔ ریویو آف ریلیجنز ـــ ربوہ

والدین کی اپنی اولاد کے حق میں دعائیں

رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں دعاؤں کی قبولیت سے کسی کو بھی انکار نہیں ہو سکتا نیز والدین کی دعائیں اولاد کے حق میں بھی خاص طور پر قبول ہوتی ہیں ـــ لہٰذا درخواست کرتا ہوں کہ ان گنتی کے دنوں میں آپ جہاں اور مقاصد کے لئے دعائیں کریں۔ وہاں اپنی اولاد جو جماعت کی ذریت کے طور پر ہیں۔ کی روحانی اخلاقی، علمی اور جسمانی ترقی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں تا وہ ہم سے بہت بہتر رنگ میں احمدیت کے خادم ثابت ہوں اور احمدیت کا عالمگیر غلبہ جلد آئے۔ (محمد اسمٰعیل، مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

فطرانہ

عید سے پہلے فطرانہ کا ادا کرنا ہر مسلمان کے لئے لازمی ہے۔ اس کی شرح ہر فرد کے لئے ایک صاع غلہ ہے۔ جس کی قیمت موجودہ نرخ کے حساب سے ایک روپیہ کے قریب ہے۔ لہٰذا فطرانہ کی شرح ایک روپیہ فی کس مقرر کی جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص پوری شرح سے ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ نصف شرح سے ادا کر سکتا ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ فطرانہ خاندان کے تمام افراد کی طرف سے ادا کیا جائے۔ نوزائیدہ بچہ کی طرف سے بھی اس کے والدین مقررہ شرح سے ادا کریں۔

حسب سابق فطرانہ کی رقم کا دسواں حصہ براہ راست جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب ربوہ کو بھجوایا جاوے۔ ربوہ کے محلہ جات فطرانہ کی رقم کا چوتھا حصہ جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو بھجوائیں تا اس رقم کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی نگرانی میں مرکز کے مستحق یتامیٰ مساکین اور نادار افراد میں تقسیم کیا جاوے۔ باقی رقم مقامی غرباء میں تقسیم کی جاوے۔ البتہ اگر کچھ رقم باقی بچ رہے تو وہ دوسرے چندوں کے ساتھ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کرا دی جاوے۔

چونکہ یہ رقم غرباء میں تقسیم کی جاتی ہے۔ اسلئے بہتر یہی ہے کہ فطرانہ رمضان کے شروع میں ادا کر دیا جاوے۔ (ناظر بیت المال۔ ربوہ)

عید فنڈ

یہ فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے قائم ہے سیکرٹریان مال کو چاہیئے کہ عید سے پہلے ہی احباب کے گھروں میں پہنچ کر عید فنڈ وصول کرنے کا انتظام فرماویں۔

اس وقت عید فنڈ کی شرح ہر کمانے والے کے لئے ہر عید کے موقعہ پر ایک روپیہ فی کس تھی لیکن اب جبکہ احباب کی آمدنیاں بہت بڑھ چکی ہیں۔ اس فنڈ کو ایک روپیہ فی کس تک محدود رکھنا مناسب نہیں بلکہ ہر دوست کو حسب توفیق عید فنڈ میں حصہ لینا چاہیئے۔ یاد رہے کہ عید فنڈ مرکزی چندہ ہے لہٰذا اس کی کل رقم مرکز میں بھجوانی چاہیئے۔ اس فنڈ میں سے کوئی رقم مقامی طور پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ مولوی عبدالعزیز صاحب گارڈ خانپور کے صاحبزادے C.S.P سی۔ایس۔پی کے تحریری امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اب انٹرویو کا مرحلہ باقی ہے۔ احباب جماعت اس کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔ نیز دوسرے بچے کی کامل شفایابی کے لئے بھی درخواست دعا ہے

(اللہ بخش ریلوے گارڈ خانپور، ضلع رحیم یار خان)

۲۔ میں امتحان میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتی ہوں۔ نیز میرے چھوٹے بھائی چند دنوں سے علیل ہیں درویشان قادیان اور دیگر احباب سے درخواست دعا ہے۔

(بشریٰ صدیقہ سانگھڑ سندھ)

۳۔ میرا بھائی انور احمد دمہ اور کھانسی کی شدت کی وجہ سے سرگودہا ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرماویں۔ کہ خداوند کریم کامل شفایابی عطا فرمائے۔

(حاجی شریف احمد ربوہ)

چندہ تعمیر مساجد ممالک بیرون

قطرہ قطرہ سے شود دریا

سیدنا حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے حسب ذیل فرمودہ ارشاد کے ماتحت کہ:۔

"چھوٹے تاجر ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع بیت اللہ کی تعمیر کے لئے دیں"

چندہ کی یہ شرح اس قدر معمولی ہے کہ کسی پر گراں نہیں گزرتی تاہم استقلال کی ضرورت ہے سو مقام مسرت ہے کہ مکرم سردار عبدالحق صاحب شاکر سکرٹری مساجد ممالک بیرون حلقہ گول بازار ربوہ نے اپنے حلقہ میں دکانداران گول بازار جن میں اکثر معمولی کاروبار رکھتے ہیں مبلغ ۸۵۶-۷۴ روپے وصول کر کے داخل خزانہ کروایا ہے ان کی یہ قربانی لازمی چندوں کے علاوہ ہے فجزاھم اللہ تعالیٰ

قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے حلقہ گول بازار ربوہ کے دکانداران کی تجارت میں برکت ڈالے تاکہ وہ پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر اپنے عزیز اموال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیش کرنے والے ہوں اور سکیڈی صاحب موصوف کو بھی اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے آمین

دیگر تاجر حضرات بھی چندہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کے ضمن میں استقلال کے ساتھ اپنے محبوب امام کے مذکورہ بالا ارشاد پر عمل پیرا رہیں تو جس طرح قطرہ قطرہ سے دریا بن جاتا ہے اسی طرح ان کی معمولی معمولی رقموں سے ایک خطیر رقم جمع ہو جائے ضرورت صرف توجہ اور استقلال کی ہے

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۶۳ء کو میری بیٹی طاہرہ بیگم بنت حکیم مرزا عبدالرحمٰن صاحب مولوی فاضل کا نکاح ہمراہ مسمی مجید احمد صاحب ناصر بی اے ابن ڈاکٹر فقیر احمد صاحب آف شکارپور سے مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم ارشاد احمد صاحب شکیب نے پڑھا

بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

(زہرہ بیگم۔ اہلیہ حکیم مرزا عبدالرحمٰن صاحب فاضل۔ کندھ کوٹ)

درخواست دعا

عاجز کی اہلیہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی آرام ہے۔ لیکن ابھی تک مکمل صحت نہیں ہوئی۔ میری اہلیہ کے لئے ان مبارک ایام میں احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار ایم ایس طاہر۔ پروپرائٹر۔ ایسٹرن ٹیوب ویل کمپنی۔ چٹاگانگ مشرقی پاکستان)

ٹنڈر نوٹس

پی-ڈبلیو-آر

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی-ڈبلیو آر-ایمپریس روڈ لاہور نے حسب ذیل ٹنڈروں سے متعلق نرخ طلب کئے ہیں:۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر اور سٹورز کی نوعیت اور مقدار کی مختصر کیفیت	ٹنڈر فارم کی قیمت جس میں ڈاک اور پیکنگ کے اخراجات درج ناقابل واپسی ہیں ابھی شامل ہیں۔	ڈرائنگز، سپیسیفیکیشنز (اگر مطلوب ہوں) ذیل میں درج کردہ قیمت پر زیر دستخطی کے دفتر سے درخواست دینے پر حاصل کی جا سکتی ہیں	فروخت کی تاریخ	مقررہ تاریخ اور وقت	کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	پی ٹی سی/۳۱/۱-۶۳ (رکھو ڈیٹی ابٹ لون نمبر ۳۹۱-ایچ-۰۶۶۱) سکریو گیبنک (کار کپر) جو پی آر ایس نمبر آر ۹۰۹۴ یا جو اے ایس ٹی ایم اے ۲۷۳-۵۸ ٹی = ۳۰۰۴ نمبرز سے متعلق ہوں	۲۵/- روپے	۱۲/- روپے	۳۰-۱-۶۴ تا ۱۴-۳-۶۴	۸.۰۰ بجے ۱۶-۳-۶۴	۹.۰۰ بجے ۱۶-۳-۶۴
۲	پی/۴/۲۰۱/۲-۳-۶۳ دیوار کی سافٹ لکڑی کے سلیپر اور شہتیر = ۸۰۰،۸۵،۱ کیوبک فٹ	۲۵/- روپے	×	۸-۲-۶۴ تا ۳-۳-۶۴	۸ بجے ۴-۳-۶۴	۹ بجے ۴-۳-۶۴
۳	ایس-۲۱۱/۳۰۵-ٹی ایس او (i) دلو/دیار اور فر کے شہتیر ۶۰،۰۰۰ کیوبک فٹ (ii) بی جی اور ایم جی سٹینڈرڈ سائز سلیپرز = ۵۰،۰۰۰،۱ کیوبک فٹ (iii) دیودار کے خاص سائز کے سلیپر = ۵۲،۴۰۳۰۸۰،۱ کیوبک فٹ	۲۵/- روپے	×	۸-۲-۶۴ تا ۳-۳-۶۴	۸ بجے ۴-۳-۶۴	۹ بجے ۴-۳-۶۴
۴	پی/۸/۱۰/ڈی-آئی ۶۴ (i) چوڑی ٹاپ دولن خاکی سائز ۱۰۱۴ جوڑے (ii) جرسی گرے وولن ورسٹڈ سائز تعداد ۴۶۹۰ (iii) جرابیں ورسٹڈ گرے وولن سائز ۹۵۲۰ جوڑے (iv) کیپ بالاکلاوا ڈن ورسٹڈ گرے سائز تعداد ۳۶۰	۱۵/- روپے		۱۰-۲-۶۴ تا ۴-۳-۶۴	۸.۰۰ بجے ۵-۳-۶۴	۹.۰۰ بجے ۵-۳-۶۴

خصوصی ہدایات برائے ٹنڈر نمبر ۱:۔ ٹنڈر دہندگان کو امریکہ کے متعلقہ مقام یا سی اینڈ ایف کراچی کی بنیاد پر بہ حیثیت مشتمل اور آخری قیمت فی یونٹ ڈالروں میں درج کرنی ہوگی۔

(ii) کامیاب ٹنڈر دہندگان کو بارگنگ کی ان تمام ضروریات کی تکمیل کرنی ہوگی جو انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ ٹرانسپورٹ گورڈینیٹر کی ایجنسی سے متعلق ضروری ہیں۔

۲۔ ٹنڈر فارم زناقابل انتقال زیر دستخطی کے دفتر اور ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز دی اسٹیشن پی ڈبلیو ریلوے کراچی کینٹ کے دفتر سے مذکورہ بالا قیمت پر نقد یا منی آرڈر کی صورت میں ادائیگی پر جمعہ کے سوا ایام کار میں ۹ بجے اور بارہ بجے صبح کے درمیان حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ پوسٹل آرڈر، چیک، بنک ڈرافٹ، امانتی بانڈ، بنک ڈیپازٹ کی رسید اور قومی بچت کے سرٹیفکیٹ مذکورہ بالا ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر قبول نہیں کئے جائیں گے تمام آفر صرف انہی ٹنڈر فارموں پر قابل غور ہوں گی ٹنڈر اس ٹنڈر دہندہ کی موجودگی میں کھولے جائیں گے جو اس موقع پر موجود ہوگا۔

۳۔ کوئی ٹنڈر یا اس سلسلہ میں معلومات یا ترسیل زر زیر دستخطی کے نام سے نہیں ہونی چاہئے

اے حمید پی آر ایس
چیف کنٹرولر آف پرچیز

تصحیح

مورخہ ۲۹ جنوری ۶۴ء کے الفضل کے شمارہ کے صفحہ ۵ پر فہرست معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک شائع ہوئی ہے اس کے شمار نمبر ۲۰۴ میں غلطی ہو گئی ہے اصل یوں ہے "محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ زوجہ شیخ محمد صدیق صاحب ڈھاکہ" احباب تصحیح فرمالیں

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ضروری اعلان

بل ماہ جنوری ۱۹۶۴ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں ان بلوں کی رقوم ۱۰ فروری ۶۴ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہیئے۔ جو ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقوم ۱۰ فروری تک دفتر ہذا میں نہیں بھجوائیں گے ان کے بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائے گی۔

(مینیجر)

ولادت

میرے بڑے بھائی مرزا محمود بیگ صاحب کے ہاں اللہ تعالیٰ نے دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ محترم مولوی چراغ الدین صاحب نے اس کا نام طیبہ تجویز فرمایا ہے یہ بچی مرزا اسلام اللہ بیگ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی نواسی اور صوبیدار اعظم بیگ صاحب کی پوتی ہے بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو اسم بامسمیٰ بنائے۔

(اسلم اللہ بیگ۔ ناظم مال۔ ربوہ ۔ لندن)

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نیو یارک ۳ر فروری۔ اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل آج سہ پہر پاکستان کی درخواست پر مسئلہ کشمیر پر بحث شروع کر رہی ہے۔ وزیر خارجہ پاکستان مسٹر ذوالفقار علی بھٹو حفاظتی کونسل کو بتائیں گے کہ بھارت نے کشمیر کو اپنی مملکت میں ضم کرنے کے لئے اب تک کیا غیر قانونی اقدامات کئے جن کے باعث مقبوضہ کشمیر میں بھارتی اقتدار کے خلاف عوامی بغاوت شروع ہو گئی وہ کونسل کی توجہ مغربی بنگال اور آسام میں مسلمانوں کے قتل عام سے پیدا شدہ سنگین صورت حال کی طرف بھی دلائیں گے مسٹر بھٹو حفاظتی کونسل پر یہ حقیقت واضح کریں گے کہ اگر اس نے کشمیر میں بھارتی عزائم کو ناکام کرنے کے لئے فوری اور موثر کارروائی نہ کی تو اس منطقہ کا امن خطرہ میں پڑ جائے گا۔

پاساڈینا (کیلیفورنیا) ۳ر فروری۔ امریکہ کا مصنوعی سیارہ رینجر ششم کل مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق قریباً اڑھائی بجے دوپہر چاند پر پہنچ گیا لیکن گرنے سے قبل اس کے چھ ٹیلی ویژن کیمروں نے نامعلوم وجوہ کی بنا پر کام کرنا بند کر دیا جس کے باعث چاند کی سطح کی قریبی تصاویر حاصل نہیں کی جا سکیں۔

یاد رہے کہ امریکی سائنسدانوں نے یہ مصنوعی سیارہ جمعرات کے روز کیپ کینیڈی (سابق کیپ کیناورل) سے چاند کی طرف چھوڑا تھا۔ جیٹ پر ویلشن لیبارٹریز کے سائنسدانوں نے بتایا ہے کہ ہمیں اس امر کے سگنل موصول ہو گئے تھے کہ مصنوعی سیارہ کے چھ کے چھ ٹیلی ویژن کیمروں کے سوئچ آن ہو گئے تھے نو بج کر چوبیس منٹ (مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق دو بج کر چوبیس منٹ) پر جب یہ خلائی جہاز چاند کی سطح پر گرا تو اس کا کیمرا سسٹم درست نہیں تھا۔ واضح رہے کہ چاند کی سطح پر گرنے سے پندرہ منٹ قبل کیمروں نے تصاویر لینے کے لئے تیار ہو جانا تھا اور آخری دس منٹ کے اندر اس نے زمین پر تین ہزار تصاویر بھیجنی تھیں لیکن مصنوعی سیارے نے کوئی تصویر نہیں بھیجی۔

لاہور ۳ر فروری۔ مرکزی وزیر مواصلات مسٹر عبدالصبور خاں نے کہا ہے کہ وہ اپریل میں جاپان جائیں گے اور وہاں سے واپسی پر جمہوریہ چین کا دورہ کریں گے۔ انہیں چین کے وزیر مواصلات نے دعوت دی ہے۔

مسٹر عبدالصبور خاں نے کہا کہ ٹوکیو جانے کا مقصد یہ ہے کہ وہ انٹرنیشنل روڈ فیڈریشن کی کانفرنس میں شریک ہوں ان کے ہمراہ پاکستان کے چار ماہرین مواصلات بھی جائیں گے۔ مرکزی وزیر مواصلات نے توقع ظاہر کی کہ ٹوکیو میں ۲۰ر اپریل سے ۲۲ر اپریل تک کانفرنس میں شرکت کے علاوہ دو تین روز قیام کے دوران میں وہ ٹوکیو اور کراچی کے درمیان چار سو میل ریڈیو ٹیلیفون سروس کا جائزہ بھی لیں گے۔

مسٹر عبدالصبور خاں نے کہا اس سروس کے جائزہ کا مقصد یہ ہے کہ مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان اسی سروس کے اجراء کے امکانات پر غور کیا جا سکے اگر ہم ملک کے دونوں حصوں میں اس سروس کو رائج کر دیں تو ٹیلیفون میں کسی ملک کی مداخلت کا اندیشہ نہیں رہے گا۔

لاہور ۳ر فروری قومی اسمبلی میں قائد ایوان مسٹر عبدالصبور خاں نے کل یہاں ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں سے گفتگو میں اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کو صدارتی انتخاب میں مشرقی پاکستان سے ننانوے اعشاریہ نو فی صد ووٹ ملیں گے اور آئندہ انتخاب میں ان کے حریف کو عوام کے فیصلے کا پتہ چل جائے گا۔

یہ بات آپ نے قومی اسمبلی کے ایک رکن مسٹر اختر الدین احمد کے دیروزہ بیان کے جواب میں کہی مسٹر اختر الدین نے یہ توقع ظاہر کی تھی کہ اپوزیشن پارٹیاں آپس میں متحدہ کر کے صدر مملکت کے منصب کے لئے آئندہ انتخاب میں مشرقی پاکستان سے موزوں امیدوار کھڑا کریں گی۔

لاہور ۳ر فروری مشرقی پاکستان میں معاشرتی زندگی اپنے معمول پر آ گئی ہے۔ صوبہ کے ہر گوشہ میں امن ہے اور ہندو اقلیت کیمپوں سے اپنے گھروں میں آباد ہے غیر مسلموں کے جان و مال کی حفاظت کا پورا بندوبست کیا گیا ہے۔

یہ بات ڈھاکہ سے راولپنڈی جاتے ہوئے لاہور کے ہوائی اڈہ پر گورنر مشرقی پاکستان مسٹر عبدالمنعم خاں نے کہی۔ ہوائی اڈہ پر آپ کا استقبال مرکزی وزیر اطلاعات مسٹر عبدالوحید خاں صوبائی اسمبلی کے سپیکر چوہدری محمد انور صوبائی کابینہ کے متعدد ارکان سول اور فوجی حکام نے کیا۔

بیروت ۳ر فروری۔ لبنان کے کثیر الاشاعت موقر روزنامہ "الحیات" نے کلکتہ کے فرقہ وارانہ فسادات کی شدید مذمت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ جنون کی ایک لہر کا نتیجہ ہیں۔ ان فرقہ وارانہ فسادات سے کسی کو بھی کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ "الحیات" نے لکھا ہے کہ بھارت کے فسادات میں بیسیوں مسلمان شہید ہوئے اور ہزاروں اپنی جانیں بچانے کے لئے مغربی بنگال سے بھاگ کر مشرقی پاکستان جا پہنچے۔

لاہور ۳ر فروری مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں پر بھارتی فوج اور پولیس کے مظالم کے خلاف کل پورے پاکستان اور آزاد کشمیر میں زبردست احتجاج کیا گیا۔ اسی سلسلہ میں تمام بڑے شہروں اور قصبوں میں عام جلسے منعقد ہوئے مظفر آباد میں مکمل ہڑتال رہی اور ایک بہت بڑے جلسہ عام میں اعلان کیا گیا کہ مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں کو بھارت کے پنجہ استبداد سے نجات دلانے کے لئے کشمیری کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

● نئی دہلی ۳ر فروری۔ ہندوستان مسلمانوں کے انخلاء کے مسئلہ پر بات چیت کرنے کے لئے تیار نہیں پاکستان نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ آسام انڈین تری پورہ اور مغربی بنگال سے مسلمانوں کے انخلاء کے معاملے پر غور کرنے کے لئے دونوں ملکوں کے وزراء داخلہ کی کانفرنس بلائی جائے ہندوستان نے اسے مسترد کر دیا ہے اور کہا ہے کہ فرقہ وارانہ کشیدگی دور کرنے کی تدبیریں سوچنے کے لئے وزرائے داخلہ کی کانفرنس ہونی چاہیئے۔

نیو یارک ۳ر فروری۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر بھٹو نے نیو یارک پہنچتے ہی روس امریکہ فرانس برطانیہ اور دیگر ممالک کے نمائندوں سے ملاقاتیں کیں اور ان سے گفت و شنید کے دوران اس بات پر زور دیا کہ سلامتی کونسل کو امن و امان برقرار رکھنے کی خاطر اس نازک مسئلہ کے لئے مثبت کارروائی عمل میں لانی چاہیئے انہوں نے ان ممالک کے نمائندوں پر یہ اچھی طرح واضح کر دیا کہ ہندوستان کی حیلہ سازی اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے یہ مسئلہ انتہائی نازک صورت اختیار کر گیا ہے اور اگر اقوام عالم نے اس سلسلہ میں اپنے فرائض کی ادائیگی میں مزید کوتاہی سے کام لیا تو برصغیر کا امن خطرہ میں پڑ جائے گا اگرچہ مسٹر بھٹو نے بڑی طاقتوں کے نمائندوں کو موجودہ حالات کی نزاکت سے پوری طرح آگاہ کر دیا ہے تاہم فی الحال یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ ممالک مسئلہ کشمیر پر بحث کے دوران کیا موقف اختیار کریں گے۔

● واشنگٹن ۳ر فروری صدر جانسن نے کل اپنی پریس کانفرنس میں دنیا کے تمام اہم مسائل کا ذکر کیا مگر ایک مسئلے کے متعلق جس سے تمام ایشیا کا امن خطرہ میں پڑ گیا ہے ان کے منہ سے ایک لفظ بھی نہیں نکلا یہ کشمیر کا مسئلہ تھا صدر جانسن نے پانامہ قبرص ملائیشیا اور انڈونیشیا کے تنازعہ مشرقی افریقہ کی بغاوتوں اور فرانس کی جانب سے چینی حکومت کو تسلیم کرنے کے معاملہ کا تفصیل سے ذکر کیا۔

● لاہور ۳ر فروری۔ مرکزی وزیر اطلاعات مسٹر عبدالوحید خان نے کل ایک افطار پارٹی کے موقعہ پر مقامی اخبارات کے ایڈیٹروں سے غیر رسمی بات چیت کی جو ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔ اس دوران نیوز پرنٹ کی مجوزہ پریس ٹرسٹ اور باہمی دلچسپی کے دیگر امور پر تبادلہ خیال ہوا۔

● لکھنؤ ۳ر فروری۔ لکھنؤ میں سردی کی شدت سے ۵ آدمی مر گئے ان دنوں پورے یوپی میں شدید سردی پڑ رہی ہے اور متعدد مقامات پر درجہ حرارت نقطہ انجماد کے قریب پہنچ گیا ہے پالے سے فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

● لاہور ۳ر فروری۔ پاکستان اور لبنان میں ہوائی سروس کے اجراء کے بارے میں ۴ر فروری کو کراچی میں ایک معاہدہ پر دستخط کئے جائیں گے یہ اطلاع مرکزی وزیر مواصلات خان عبدالصبور خان نے دی ہے انہوں نے بتایا کہ لبنان کے وزیر مواصلات سمجھوتہ پر دستخط کرنے کے لئے آج کراچی آ رہے ہیں۔

ضروری اعلان

اولڈ کورس مڈل کا امتحان دینے والی طالبات جنہوں نے بذریعہ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ داخلہ بھجوایا ہوا ہے ان کے امتحان کی تاریخ ۱۰ر فروری ۶۴ء اور سنٹر امتحان جھنگ مقرر ہوا تھا سینٹر بدلوانے کی کوشش کی جا رہی ہے اس سلسلہ میں ان طالبات کے ورثاء ۴ر فروری بوقت بعد نماز عصر مسجد مبارک میں خاکسار کو ملیں۔

(ماسٹر) حمید احمد سیناسی و مبارک احمد انور فاروقی۔ ربوہ

ولادت

مورخہ ۲۰ر جنوری ۶۴ء بفضل اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو دوسرا فرزند عطا کیا ہے نومولود چوہدری سلطان احمد صاحب کا ٹھیکہ گجرات کا پوتا اور محترم چوہدری فضل الٰہی صاحب مرحوم امیر جماعت احمدیہ کھاریاں ضلع گجرات کا نواسہ ہے احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو دین و دنیا میں کامیاب فرمائے اور احمدیت کا سچا خادم بنائے اور وہ والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔

(خاکسار محمد اشرف ناصر مربی جماعت احمدیہ رحیم یار خان)

درخواست دعا

محترم سید ولایت حسین شاہ صاحب محلہ دارالرحمت غربی ربوہ چند روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان اور جملہ احباب جماعت سے ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ہدایت احمد ربوہ)